از حضرت شیخ مولانا محمد منظور نعمانیؒ

عازمین حج کو چند اہم ومفید مشورے

(۵۷ سال قبل لکھا گیا یہ مختصر مضمون حجاج کرام کیلئے اپنے اندر بے انتہا افادیت کا سامان رکھتا ہے۔ اس کا مطالعہ اور اس میں درج مشوروں پر عمل آپ کے حج کو مقبول بنانے اور آپ کی زندگی میں تبدیلی لانے کا باعث ہوسکتا ہے۔......(ادارہ)

لکھنؤ اور جوار لکھنؤ کے قریباً ڈیڑھ سو خوش نصیب مسلمان کل بتاریخ ۱۵ رشوال (مطابق ۲۱ راگست) لکھنؤ اسٹیشن سے بمبئی روانہ ہوئے ہیں' یہ عاجز بھی چند دینی دوستوں اور رفیقوں کی معیت میں اس وقت اسٹیشن پر پہونچ گیا تھا' اور ہمارے جانے کا مقصد صرف رخصت کرنا اور الوداع کہنا ہی نہ تھا بلکہ ایک عمومی مقصد تو یہ تھا کہ جانے والوں کو اگر ہماری کسی خدمت کی ضرورت ہو تو ہم انجام دے سکیں اور اگر کوئی آرام اور سہولت ان کو پہونچا سکتے ہوں تو پہونچائیں۔

اور دوسرا اہم اور خاص الخاص مقصد یہ تھا کہ جانے والے اپنے ان دینی بھائیوں کو کچھ ضروری دینی مشورے دیں اور دین کے متعلق عموماً اور حج وزیارت کے متعلق خصوصاً ضروری اور اہم باتیں ان کو بتلائیں' جن کا معلوم ہونا خاص کر اس مقدس سفر کے ہر مسافر کے لئے بے حد ضروری ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ان دوستوں اور رفیقوں کا اولیٰ اور اصل مقصد یہی تھا......لیکن اسٹیشن پہونچکر دیکھا کہ ایک پرشور ہنگامہ ہے اور اچھا خاصہ ایک میلہ سے لگا ہوا ہے' جس میں اللہ کی یاد اور اس کی محبت وعظمت اور عبادت کا ذرہ برابر بھی رنگ نہیں ہے بلکہ عام میلوں اور بازاری مجمعوں کی جو کیفیت ہوا کرتی ہے وہی کیفیت ہے۔

یہ حالت دیکھ کر دل کو بڑا صدمہ ہوا' پھر شور اور ہنگامہ اس درجہ کا تھا کہ سکون واطمینان کے ساتھ کسی سے کوئی بات نہ کہی جاسکتی تھی اور نہ سنی جاسکتی تھی......پھر ہم نے یہ سوچا کہ اگر ان جانے والوں میں دو چار سمجھدار اور پڑھے لکھے ہوں تو ہم انہی سے کچھ باتیں کرلیں اور پھر وہ ہماری باتیں اثناء سفر میں دوسرے ساتھیوں تک پہونچاتے رہیں' لیکن ڈیڑھ سو کے قریب ان جانے والوں میں ایک صاحب بھی ایسے معلوم نہ ہوسکے جو ہماری بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے۔

گویا کہ یہ بیچارے عموماً بے پڑھے یا بہت کم پڑھے لکھے اور ''ادنی طبقہ'' کے لوگ تھے۔

نیز یہ بھی اندازہ ہوا کہ ان جانے والوں اور جانے والیوں میں غالباً بہت سے ایسے ہوں گے جن کو صحیح طور سے کلمہ پڑھنا بھی نہ آتا ہوگا اور صحیح طریقہ سے نماز ادا کرنے والے تو شاید ان میں چند ہی ہوں گے، اور بہتوں کے متعلق تو اندازہ ہوا کہ غالباً وہ نماز پڑھنا جانتے ہی نہیں...... لیکن اس حالت کے باوجود انہیں اس کی مطلق فکر نہ تھی کہ وہ اپنی اس خامی کو دور کریں اور دین کی جو ضروری اور بنیادی باتیں ان کو معلوم نہیں ہیں وہ انہیں سیکھیں۔ اور ظاہر ہے کہ جن بیچاروں کا کلمہ و نماز درست نہ ہو اور جو روزمرہ کے دینی فرائض وارکان سے بے بہرہ ہوں ان کا حج کیا ہوگا اور مکہ مدینہ کی حاضری سے انہیں کیا ملے گا۔

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند

کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

حالانکہ اگر ان لوگوں میں دین کی کچھ بھی فکر و طلب ہو تو صرف حج کے اس سفر میں وہ دین کی تمام ضروری ضروری باتیں بڑی آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ فی الحقیقت دو ڈھائی مہینہ کا یہ مقدس سفر حج کو جانے والے عام مسلمانوں کے لئے دین سیکھنے کا اور اپنی عملی و اخلاقی اصلاح و تربیت حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ اللہ کے یہ بندے اگر ارادہ کرلیں اور مندرجہ ذیل چند باتوں کا اہتمام اور پابندی کرلیں تو ان میں کا ہر عامی سے عامی انشاء اللہ بقدر ضرورت دین سیکھ کر اور اللہ کا ولی بن کر واپس آئے گا، وہ چند باتیں یہ ہیں:

۱۔ حج کو جانے والا ہر شخص گھر ہی سے یہ نیت اور ارادہ کرلے کہ اس سفر میں مجھ کو دین سیکھنا اور اپنی اصلاح و تربیت حاصل کرنا بھی ہے۔

۲۔ ایک جگہ سے ساتھ روانہ ہونے والے سب حجاج اپنے کو ایک جماعت بنالیں اور ساتھیوں میں جو شخص دین کا زیادہ جاننے والا اور نیک صالح ہو اس کو اپنا دینی معلم قرار دے لیں۔ اور اگر بالفرض اپنے ساتھ والوں میں کوئی اس قابل نہ ہو تو دوسرے مقامات سے جانے والے حاجیوں میں جو لوگ اس لائق ملیں ان میں سے کسی کو اپنا معلم بنالیں۔

۳۔ تعلیم و تربیت کا نظام اور طریقہ وہ رہے جو تبلیغی اور اصلاحی جماعتوں کا ہوتا ہے، اور جس کا ذکر الفرقان کے مضامین کے ضمن میں پہلے کئی مرتبہ ہو چکا ہے اور تعلیم کا یہ سلسلہ پورے سفر میں پابندی کے ساتھ جاری رہے۔

۴۔ حجاج اس مقدس سفر میں گناہ کے سب کاموں اور فضول ولایعنی باتوں سے پورا پرہیز کریں اور جب اپنے ضروری کام کاج سے فارغ ہوں تو یا تو دین سیکھنے سکھانے کے کام میں لگیں اور خصوصاً حج کے ارکان و افعال کی تعلیم حاصل کریں یا اللہ کی عبادت اور اس کے فکر میں مشغول رہیں۔

۵۔ اللہ کا خوف اور اس کی محبت و عظمت دل میں بٹھانے کی خاص کوشش کریں اور اس کیلئے اور دوسرے اچھے اور

جائز مقاصد کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعائیں کریں' اللہ سے دعا کرنا بھی عبادت ہے اور اس پاک سفر میں دعاؤں کے قبول ہونے کی امید زیادہ ہے۔

۶۔ ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ میرا یہ سفر اللہ کے واسطے ہے اور اس کے مقدس گھر کی حاضری اور حضور انور کے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے ہے اور میرے ساتھ جو دوسرے جانے والے ہیں یہ سب بھی اسی مقصد سے جارہے ہیں اور یہ سب اللہ و رسول کے مہمان ہیں' لہٰذا میری ذات سے ان میں سے کسی کو تکلیف نہ پہونچے بلکہ جہاں تک ہوسکے میں دوسروں کو آرام پہونچاؤں چاہے مجھے خود تکلیف اٹھانی پڑے' شاید اللہ تعالیٰ میرے اسی عمل سے راضی ہوجائے کہ میں نے خود تکلیف اٹھا کے اس کے مہمانوں کو آرام پہونچایا اور شاید اسی عمل کی برکت سے میرا حج قبول ہوجائے۔

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ خود تکلیف اٹھا کر دوسرے کو آرام دینا بہت بڑی نیکی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔

۷۔ اور سب سے اہم اور آخری بات یہ ہے کہ ریل میں' جہاز میں اور مکہ معظمہ اور مدینہ کے زمانہ قیام میں اگر اللہ کا کوئی ایسا بندہ مل جائے جس کی صحبت سے اور جس کی باتوں سے دینی فائدہ ہوتا ہو' یعنی اللہ یاد آتا ہو اور دل میں اس کی محبت اور اس کا خوف پیدا ہوتا ہو تو اس کی صحبت کو اکسیر اور کیمیا سمجھیں اور کچھ دیر اس کے پاس جا کر ضرور بیٹھا کریں' اگر جانے والوں نے اس مقدس سفر میں ان چند باتوں کا اہتمام کرلیا تو امید ہے کہ انشاء اللہ وہ بڑی دینی برکتوں کے ساتھ واپس ہوا کریں گے اور ان کا حج بڑا مبارک اور مقبول حج ہوگا۔

ناظرین کرام سے گزارش:

جن حضرات کی نظر سے یہ مختصر سا مضمون گزرے اگر وہ صرف اتنا کریں کہ ان کے علم میں جو لوگ حج کو جانے والے ہوں' یہ چند مشورے ان تک پہونچادیں تو انشاء اللہ وہ بڑے اجر کے مستحق ہوں گے۔ اور کیا عجب ہے کہ صرف ان کی اس تھوڑی سی کوشش اور محنت سے اللہ کے کسی بندے کو دین کی دولت مل جائے اور اس کا حج مبارک اور مقبول ہوجائے۔

(رقم زدہ ۱۶ رشوال المکرم ۶۷ھ مطابق ۲۲ راگست ۱۹۴۸)

آپ اپنے گرانقدر مقالات مدیر "الحق" بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں۔

email: editor_alhaq@yahoo.com